عقائد کے بیان میں سب سے مستند کتاب
ترجمہ
العقیدۃ الطحاویۃ
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
''یہ کتابچہ اس قابل ہے کہ ہر طالب علم اسے زبانی یاد کرے''۔
مصنف:
امام ابو جعفر الوراق الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ
مترجم:
محمد حنیف عبد المجید
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
دار الھدیٰ

عقائد کے بیان میں سب سے مستند کتاب

اَلْعَقِیْدَةُ الطَّحَاوِیَّةُ

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
''یہ کتابچہ اس قابل ہے کہ ہر طالب علم اسے زبانی یاد کرے''۔

مصنّف: امام ابو جعفر الوراق الطّحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم: محمد حنیف عبد المجید

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مقدمہ

اساتذہ کرام ......اور مہتمین اور پرنسپل حضرات پر یہ بات واضح ہے کہ مسلمانوں کے جو بچے ہمارے پاس پڑھنے آتے ہیں وہ ہمارے پاس امانت ہیں۔ امانت اس معنیٰ میں کہ ان کی ایمانی اور علمی اور عملی صحیح تربیت کرنا ہمارے ذمّے ہے۔

عقیدے کی اہمیت سب پر واضح ہے کہ عقیدہ صحیح ہوئے بغیر اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اربابِ مدارس اور اسکولوں کے ذمہ دار حضرات نے اپنے اپنے اداروں میں عقائد کی درستگی سے متعلق اپنے ادارے کے نصاب میں کتابیں رکھی ہونگی۔

جن حضرات نے ایسی کتابیں اب تک نہیں رکھیں ان کی خدمت میں نہایت ہی ادب سے عاجزانہ گزارش ہے کہ وہ ''عقیدہ الطحاوی'' نامی کتاب اپنے ادارے کے نصاب میں اہمیت سے شامل فرمائیں نیز بچوں/طلباء کی ذہنی استعداد دیکھتے ہوئے جس درجے (گریڈ اور کلاس) میں مناسب سمجھیں اس میں شامل فرمائیں اور بچوں کو زبانی یاد کرادیں۔ اس کا اجر و ثواب آپ حضرات کے حصّے میں بھی آئے گا۔

نیز اس نئی نسل کے بچے ان عقائد کو حفظاً یاد کرلیں گے تو خود ان کے لئے اعمال صالحہ پر جمنا اور دوسروں کو بھی اسی پر لانے کی محنت کرنا آسان ہوگا، اور یہ سارے مجموعی اعمال ہمارے لئے اور آپ کے لئے بہترین صدقہ جاریہ ہوں گے۔ اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ لگانے کے لئے اتنا ہی کافی ہے، کہ تقریباً گیارہ سو سال سے بھی زائد عرصے سے اُمّت کے طبقے میں یہ کتاب مقبول ہے اور آج بھی عرب دنیا کے مدارس جامعات کے نصاب میں شامل ہے اور وہاں کی مساجد اور مدارس و مکاتب میں حفظ کرائی جاتی ہے۔ الحمد للہ ہر ملک کے لوگوں نے اسے قبول کیا، اور اپنے ہاں رائج کیا، عرب وعجم کے بڑے بڑے علماء کرام نے اس کی شروحات لکھی، حواشی لکھے، تراجم کیے، بعض حضرات نے اس کو منظوم شکل میں پیش کیا۔

ہمارے دوست مولانا انوار الحق نے اس بات کی ترغیب دی کہ اس کا ترجمہ آسان اردو میں کرلیا جائے۔ توفیق الٰہی بندہ نے ترجمہ کا کام شروع کیا اور بندہ کے پیش نظر مولانا محمد حنیف کا ترجمہ تھا جو انہوں نے کیا تھا بعد میں معلوم ہوا کہ مولانا نور البشر بن محمد نور الحق صاحب نے بھی ترجمہ فرمایا ان کے ترجمہ سے بھی استفادہ کیا۔

بندہ مولوی تواب صاحب اور مولوی سعد صاحب فاضل جامعہ فاروقیہ کا

شکر گزار ہے کہ جنہوں نے وقتاً فوقتاً بندہ کی معاونت کی اللہ ان کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو ہم سب کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے۔

یہ کتاب درسی شکل میں مع عربی متن کے ساتھ شائع کی جارہی ہے تاکہ اسکولوں میں اور درسِ نظامی کے مدارس (بنین و بنات کے ادارے) درجہ اعدادیہ یا اولیٰ میں طلبہ/ طالبات کو حفظ کروائی جائے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری اس گزارش پر دلسوزی کے ساتھ توجہ دی جائے گی اور دیگر اداروں میں بھی اس کتاب کو اس کی اہمیت کے پیش نظر رائج اور جاری کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جزاکم اللہ تعالیٰ

از: ابومحمد زمزمی عفا اللہ

۳/صفر/۱۴۲۳

۱۷اپریل۲۰۰۲

مدرسین توجہ فرمائیں

اہل علم جانتے ہیں کہ امام بخاری نے اصح الکتب بعد کتاب اللہ (بخاری) کا آغاز ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم **انّما الاعمالُ بِالنِّیات** سے فرمایا جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جملہ اعمال حیات کی صحت و مقبولیت کا انحصار نیت کی درستی پر منحصر ہے۔ ہر عمل خواہ وہ انفرادی اور ذاتی نوعیت کا ہو یا اجتماعی و قومی نوعیت کا، اگر وہ خالص اللہ کی رضا کے لئے ہے تو وہ چھوٹے سے چھوٹا ہونے کے باوجود خوشنودی الٰہی، جہنم سے نجات اور دخولِ جنت کا ذریعہ ہوگا، لیکن اگر خالص رضائے الٰہی عمل کا محرک نہیں ہے تو ''**خَسِرَ الدُّنیَا وَالْاٰخِرَۃِ**'' سے چھٹکارا ناممکن۔ اب گذارش یہ ہے کہ زیر نظر مجموعہ کا واحد مقصد مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح ہے جن کا قرآن و سنت کے مطابق ہونا نیت پر بھی مقدم ہے اگر عمل و نیت دونوں درست ہوں مگر عقائد درست نہ ہوں تو باوجود نیت و عمل دونوں کی درستی و صحت کے، شب و روز کی جملہ عبادات و اعمالِ لاحاصل، بلکہ دنیا و آخرت کی ہلاکت و تباہی اور غضبِ الٰہی کا پیش خیمہ ہیں، اسی لئے قرآن کریم نے مطالبہ عمل کے ہر موقعہ پر عَمِلُوْا سے قبل اٰمَنُوْا (صحتِ عقائد) کی شرط لگادی ہے۔ اسی شدت ضرورت و اہمیت

کے پیش نظر ہے، یہ کتاب آسان الفاظ میں شائع کی جارہی ہے۔ تاکہ اس سے مکمل طور پر استفادہ حاصل کیا جاسکے۔ اساتذہ دورانِ تعلیم طلبہ کو یہ کتاب زبانی یاد کرائیں تاکہ ساری دینی معلومات میں اضافہ ہو، میری دعا ہے اللہ تعالیٰ مسلمان بچوں کو دینی معلومات عطا کرے آمین۔ (طالب دعا محمد حنیف)

علاّمہ ذہبیؒ تاریخ کبیر میں لکھتے ہیں۔

امام طحاویؒ بہت بڑے فقیہ، مُحدِّث، حافظ، معروف شخصیت، ثقہ راوی، جیّد عالم اور زیرک انسان تھے۔

علاّمہ حافظ ابن کثیر البدایہ والنّھایہ میں لکھتے ہیں۔

علامہ طحاوی جیّد عالم اور بلند پایہ مُحدِّث تھے۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ روحہ فرماتے ہیں:

''اہل علم پر عقیدۂ طحاویہ کا مرتبہ و مقام مخفی نہیں جس میں انہوں نے اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کو جمع کیا ہے، یہی حضراتِ صحابہ و تابعین کے عقائد ہیں، اس کتابچہ میں ایجاز و اختصار کے ساتھ تمام ضروری عقائد آگئے ہیں، یہ کتابچہ اس قابل ہے کہ ہر طالب علم اسے زبانی یاد کرے''۔

محدثِ عصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ فرماتے ہیں۔

''عقیدۂ طحاویہ'' ہمارے ائمہ حنفیہ کے عقائد کے بیان میں سب سے مستند کتاب ہے، امام العصر حضرت کشمیریؒ حنفیہ کی عقائد پر تحریر کردہ تمام کتابوں پر اس کو فوقیت دیتے تھے''۔

امام ابوحنیفہؒ سے تعلقِ خاطر

علامہ طحاویؒ امام ابوحنیفہؒ کے طرزِ استدلال سے بہت زیادہ متاثر تھے، اس لئے عمر بھر حنفی مسلک کی نشر و اشاعت کرتے رہے، اسی بنا پر آپ کو حنفی مسلک کا بہت بڑا وکیل سمجھا جاتا تھا۔

ا) العقیدۃ الطحاویہ: بظاہر یہ چھوٹی سی کتاب ہے لیکن فائدہ کے اعتبار سے عظیم تر کتاب متصور ہوتی ہے۔ اس چھوٹی سی کتاب کے بارے میں علماء کا تبصرہ یہ ہے کہ:

''امام طحاویؒ نے ''عقیدۃ طحاویہ'' میں ہر وہ چیز جمع کر دی ہے جس کی ہر مسلمان کو ضرورت تھی''

اس کے علاوہ امام طحاوی رحمہ اللہ کی مشہور کتب یہ ہیں:

۲) معانی الآثار (۳) مشکل الآثار (۴) احکام القرآن (۵) المختصر

(۶) الشروط (۷) شرح الجامع الکبیر (۸) شرح الجامع الصغیر

(۹) النوادر الفقہیہ۔

وفات: ذی القعدۃ ۳۲۹ھ بروز جمعرات کو وفات پائی، اور قرو فہ نامہ بستی میں دفن کئے گئے۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: توفیقِ ایزدی کے ساتھ توحیدِ باری تعالیٰ سے متعلق ہم اس اعتقاد کا اعلان کرتے ہیں۔

۱) اِنَّ اللّٰہ تَعَالٰی وَاحِدٌ لَاشَرِیْکَ لَہٗ

یقیناً اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

۲) وَلَا شَیْءَ مِثْلُہٗ

کائنات کی کوئی بھی چیز اس کی جیسی نہیں۔

۳) وَلَا شَیْءَ یُعْجِزُہٗ

اور نہ ہی کوئی چیز اسے عاجز کرسکتی ہے۔

۴) وَلَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ

اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۵) قَدِیْمٌ بِلَا اِبْتِدَاءٍ، دَائِمٌ بِلَا اِنْتِھَاءٍ

وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

۶) لَا یَفْنٰی وَلَا یَبِیْدُ

وہ ذات نہ فنا ہوگی اور نہ ہی ختم ہوگی۔

۷) وَلَا یَکُوْنُ اِلَّا مَایُرِیْدُ

اس جہاں میں وہی کچھ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔

۸) لَا تَبْلُغُهُ الْاَوْهَامُ

انسانی خیالات اُس کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے۔

۹) وَلَا تُدْرِکُهُ الْاَفْهَامُ

اور نہ ہی عقل اس کا ادراک کر سکتی ہے۔

۱۰) وَلَا یَشْبَهُ الْأَنَامَ

مخلوق کے ساتھ اُس کی کوئی مشابہت نہیں۔

۱۱) حَیٌّ لَا یَمُوْتُ، قَیُّوْمُ لَایَنَامُ

وہ سدا زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی، وہ محافظ ہے اُسے نیند نہیں آتی۔

۱۲) خَالِقٌ بِلَا حَاجَةٍ

وہ ساری کائنات کا پیدا کرنے والا ہے حالانکہ اسے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

۱۳) رَازِقٌ بِلا مؤُنَةٍ

وہ بغیر کسی مشکل کے سب کو روزی پہنچانے والا ہے۔

۱۴) مُمِيتٌ بِلا مَخافَةٍ، بَاعِثٌ بِلا مَشَقَّةٍ

وہ سب کو موت دینے والا ہے بغیر کسی کے ڈر کے۔

۱۵) مَازَالَ بِصِفَاتِهِ قَدِيمًا قَبْلَ خَلقِهِ، لَمْ يَزْدَدْ بِكَوْنِهِمْ شَيْئًا لَّمْ يَكُنْ قَبْلَهُمْ مِنْ صِفَاتِهِ.

مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد اُس کے کسی وصف میں اضافہ نہیں ہوا۔

۱۶) وَكَمَا كَانَ بِصِفَاتِهِ أَزلِيًا كَذٰلِكَ لَايَزَالُ عَلَيْهَا أَبَدِيًا

وہ اپنی صفات کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

۱۷) لَيْسَ بَعْدَ خَلْقِ الْخَلْقَ اسْتَفَادَ اِسْمَ الْخَالِقِ

مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد اس کا نام خالق نہیں پڑا بلکہ وہ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے بھی خالق تھا، یعنی وہ اپنی خوبیوں کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

۱۸) وَلَا بِاِحْدَاثِ الْبَرِيَّةِ اسْتَفَادَ اسْمَ الْبَارِيْ

اور مخلوق کو پیدا کرنے کی وجہ سے اس نے اپنا نام باری نہیں رکھا۔

۱۹) لَهٗ مَعْنَى الرَّبُوْبِيَّةِ وَلَا مَرْبُوْب، وَمَعْنَى الْخَالِقِيَّةِ وَلَا مَخْلُوْق

اُس کے لئے پالنے کی صفت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی چاہے پلنے والا ہو یا نہ ہو اُس کے لئے خالق ہونے کی صفت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی چاہے مخلوق ہو یا نہ ہو۔ جب کوئی پلنے والا نہ تھا جب بھی اللہ پاک تھا۔

۲۰) وَكَمَا أَنَّهُ مُحْيِي الْمَوْتٰى بَعْدَ مَاأَحْيَاهُمْ، اِسْتَحَقَّ هٰذَا الْاِسْمَ قَبْلَ اِحْيَائِهِمْ، كَذٰلِكَ اسْتَحَقَّ اسْمَ الْخَالِقِ قَبْلَ اِنْشَائِهِمْ

جیسا کہ وہ مردوں کو زندہ کرنے کے بعد مُحیی (زندہ کرنے ولا) کہلاتا ہے، اسی طرح وہ زندہ کرنے سے پہلے بھی اس نام کا مستحق ہے اور اسی طرح مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی خالق ہونا اُس کی شان ہے۔

۲۱) ذٰلِكَ بِاَنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَكُلُّ شَيْءٍ اِلَيْهِ فَقِيْرٌ، وَكُلُّ أَمْرٍ عَلَيْهِ يَسِيْرٌ، لَا يَحْتَاجُ اِلٰى شَيْءٍ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

اس لئے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز اُس کی محتاج ہے۔ ہر کام اُس

کے لئے آسان ہے۔ وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ۔اس کی کوئی مثال نہیں وہ سُننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

۲۲) خَلَقَ الْخَلْقَ بِعِلْمِهِ

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنے علم سے پیدا کیا۔

۲۳) وَقَدَّرَ لَهُمْ أَقْدَاراً

اور اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تقدیریں مقرر کیں۔

۲۴) وَضَرَبَ لَهُمْ آجالاً

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے اجل (آخری وقت) مقرر کیا۔

۲۵) لَمْ يَخْفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ أَفْعَالِهِمْ، قَبْلَ أَنْ خَلَقَهُمْ، وَعَلِمَ مَاهُمْ عَامِلُوْنَ، قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُمْ

مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے بھی اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں تھی اور وہ لوگوں کو پیدا کرنے سے پہلے ہی یہ جانتا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں کیا کچھ کرنے والے ہیں۔

۲۶) وَأَمَرَهُمْ بِطَاعَتِهِ، وَنَهَاهُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے انہیں اپنی نافرمانی

سے روکا ہے۔

۲۷) وَكُلُّ شَيْءٍ يَجْرِي بِتَقْدِيرِهِ وَمَشِيئَتِهِ، وَمَشِيئَتُهُ تَنْفُذُ، وَلَا مَشِيئَةَ لِلْعِبَادِ إِلَّا مَاشَاءَ لَهُمْ، فَمَا شَاءَ لَهُمْ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ.

کائنات کی ہر چیز اس کی تقدیر اور اس کے ارادے کے مطابق چلتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ اوراسی کی چاہت چلتی ہے، بندہ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا مگر یہ کہ اللہ بھی چاہ لے، تو جو اللہ چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔

۲۸) يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ وَيَعْصِمُ وَيُعَافِي مَنْ يَّشَاءُ فَضْلاً

اللہ تعالیٰ جس کو چاہے اپنے فضل و کرم سے ہدایت دیتا ہے، جس کی چاہے حفاظت کرتا ہے اور جس کو چاہے عافیت دیتا ہے۔

۲۹) وَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيَخْذَلُ وَيَبْتَلِي عَدْلًا

اور وہ عدل وانصاف کی بناء پر جسے چاہتا ہے گمراہ، رسوا اور آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۳۰) وَكُلُّهُمْ يَتَقَلَّبُونَ فِي مَشِيئَتِهِ بَيْنَ فَضْلِهِ وَعَدْلِهِ.

تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی چاہت کے مطابق اس کے فضل وکرم اور عدل و انصاف کے درمیان زندگی گزار رہے ہیں۔

۳۱) وَهُوَ مُتَعَالٍ عَنِ الْأَضْدَادِ وَالْأَنْدَادِ

وہ ذات ہمسروں اور شرکاء سے بلند تر ہے۔

۳۲) لَا رَآدَّ لِقَضَائِهِ، وَلَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ، وَلَا غَالِبَ لِأَمْرِهِ

اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کو کوئی ٹال نہیں سکتا، اس کے حکم کو کوئی ہٹا نہیں سکتا، اور اس کے فیصلوں پر کوئی غالب نہیں۔

۳۳) آمَنَّا بِذٰلِكَ كُلِّهِ، وَأَيْقَنَّا أَنَّ كُلًّا مِنْ عِنْدِهِ

ہم ان سب باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا یقین کامل ہے کہ سب کچھ اسی کی طرف سے ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۳۴) وَأَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدُهُ الْمُصْطَفٰى وَنَبِيُّه الْمُجْتَبٰى وَرَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰى

بلا شبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور اس کے منتخب نبی اور پسندیدہ رسول ہیں۔

۳۵) خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَاِمَامُ الْأَتْقِيَاءِ وَسَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ... وَحَبِيْبُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی متقیوں اور رسولوں کے سردار اور اللہ ربّ العزت کے محبوب ہیں۔

۳۶) وَكُلُّ دَعْوَةِ نُبُوَّةٍ بَعْدَهُ فَغَيٌّ وَّهَوٰى

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا ہر دعویٰ گمراہی اور خواہش پرستی ہے۔

۳۷) وَهُوَ الْمَبْعُوْثُ اِلٰى عَامَّةِ الْجِنِّ وَكَافَّةِ الْوَرٰى، اَلْمَبْعُوْثُ بِالْحَقِّ وَالْهُدٰى.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں (اور انسانوں) اور تمام مخلوق کی طرف حق کی روشنی اور ہدایت کے نور کے ساتھ بھیجے گئے۔

قرآن مجید

۳۸) وَاِنّ الْقُرْآنَ كَلامُ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنهُ بَدَا بِلا كَيفِيَّةٍ قولًا، وَأَنزلَهٗ عَلٰى نَبِيّهٖ وَحْياً، وَصَدَّقَهُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ حقًّا، وَأَيْقَنُوْا أَنَّـهُ كَلامُ اللّٰهِ تَعَالٰى بَالحَقِيقَةِ لَيسَ بِمَخْلُوْقٍ كَكَلامِ البَرِيَّةِ فَمَنْ سَمِعَهٗ فَزَعَمَ انّه كَلامُ الْبَشَرِ فَقَدْ كَفَرَ وَقَدْ ذَمَّهُ اللّٰهُ وَعَابَه وأَوعَدَهُ بِسَقَرَ حَيْثُ قَالَ: "سَأُصْلِيْهِ سَقَرَ" فَلَمّا أَوْعَدَ اللّٰهُ بِسَقَرَ لِمَن قَال "اِنْ هٰذَا اِلّا قَولُ البَشَرِ" عَلِمْنَا وَأَيْقَنَّا أَنَّهُ قَوْلُ خَالِقِ الْبَشَرِ، وَلَا يُشْبَهُ قَوْلَ الْبَشَرِ

بلا شبہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اس کی ذات سے بغیر کسی کیفیت کے یہ کلام ظاہر ہوا، اور اس کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی صورت میں نازل فرمایا، مومنین نے حق سمجھتے ہوئے اس کی تصدیق کی، اور انہوں نے اس بات کا یقین کیا کہ حقیقۃً یہ اللہ تعالٰی کا کلام ہے، مخلوق کے کلام کی طرح مخلوق نہیں ہے۔ جس نے اسے سنا اور اسے مخلوق کا کلام جانا اُس نے کفر کیا، اللہ تعالٰی نے ایسے انسان کی مذمت بیان فرمائی اور اس کا عیب بیان کیا، اور اُسے جہنم کے عذاب سے ڈرایا، جیسا

کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، ''عنقریب اسے جہنم واصل کروں گا'' اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کی وعید سنائی ہے اُس شخص کو جو یوں کہے...... ''یہ تو ایک انسان کا کلام ہے''، اس لئے ہم نے اس حقیقت کو جان لیا، اور یقین کرلیا کہ یہ کائنات کے پیدا کرنے والے ''رب العالمین'' کا کلام ہے اور یہ انسان کے کلام جیسا نہیں۔

۳۹) وَمَنْ وَصَفَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِمَعنًى مِّن مَّعَانِي البَشَرِ فَقَد كَفَرَ، فَمَن أَبْصَرَ هٰذا اِعْتَبَر، وَعَنْ مِثْلِ قَوْلِ الْكُفَّارِ انْزَجَرَ وَعَلِمَ أَنَّ اللّٰه تَعَالٰى بِصِفَاتِهِ لَيْسَ كَالْبَشَرِ.

جس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر انسانی صفات میں سے کسی صفت کے ساتھ کیا اُس نے کفر کیا، اور جس نے اس کلام کو بصیرت کی نگاہ سے دیکھا اُس نے نصیحت حاصل کی، اور کفار کے اقوال وعقائد سے بچ گیا، اور اس حقیقت کو جان گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے ساتھ انسان کی طرح نہیں ہے۔

۴۰) وَالرُّؤْيَةُ حَقٌّ لِّأَهْلِ الْجَنَّةِ بِغَيْرِ اِحَاطَةٍ وَّلَا كَيْفِيَةٍ كَمَا نَطَقَ بِهِ كِتَابُ رَبِّنَا: ''وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ''، وَتَفْسِيْرُهُ

عَلٰی مَاأَرَادَہُ اللّٰہُ تعَا لیٰ وَعَلِمَہُ، وَکُلُّ مَاجَاءَ فِیْ ذٰلِکَ مِنَ الْحَدِیْثِ الصَّحِیْحِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَعَنْ أَصْحَابِہٖ رِضْوَانُ اللّٰہ عَلَیْھِمْ أَجْمَعِیْنَ، فَھُوَ کَمَا قَالَ، وَمَعْنَاہُ وَتَفْسِیْرُہُ عَلٰی مَاأَرَادَ، لَانُدْخِلُ فِی ذٰلِکَ مُتَأَوِّلِیْنَ بِآرَائِنَا وَلَا مُتوَھِّمِیْنَ بِأَھْوَائِنَا، فَاِنَّہُ مَاسَلِمَ فِی دِیْنِہٖ اِلَّا مَنْ سَلَّم لِلّٰہِ تَعَا لیٰ وَلِرَسُوْلِہٖ ﷺ، وَرَدَّ عِلْمَ مَااشْتَبَہَ عَلَیْہِ اِلٰی عَالِمِہٖ

اہل جنت کو اپنے پروردگار کو دیکھنا حق ہے، لیکن یہ دیکھنا بغیر کسی احاطہ اور کیفیت کے ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب نے ذکر کیا کہ

''اُس روز بہت سے چہرے پُر رونق ہوں گے، اپنے رب کی طرف سے دیکھ رہے ہوں گے''۔

اس کی تفسیر وہی قابل قبول ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی منشاء اور علم کے مطابق ہوگی۔ اور اس ضمن میں جتنی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث وارد ہیں وہ سب معتبر تصور ہوں گی۔

مفہوم یہ ہے کہ ہم اس کی تفسیر کرتے ہوئے اپنی رائے اور ذاتی خواہش کو فوقیت نہیں دیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ اُسی انسان کا دین محفوظ رہتا جو اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کے سُپرد کر دے اور جس مسئلے میں اشتباہ پیدا ہو جائے اس کو اس کے جاننے والے کی طرف چھوڑ دے۔

۱۴) وَلَا تَثْبُتُ قَدَمُ الْاِسْلَامِ اِلَّا عَلٰی ظَهْرِ التَّسْلِيْمِ وَالْاِسْتِسْلَامِ، فَمَنْ رَامَ عِلْمَ مَا حُظِرَ عَنْهُ عِلْمُهُ، وَلَمْ يَقْنَعْ بِالتَّسْلِيْمِ فَهْمُهُ حَجَبَهُ مَرَامُهُ عَنْ خَالِصِ التَّوْحِيْدِ وَصَافِي الْمَعْرِفَةِ وَصَحِيْحِ الْاِيْمَانِ، فَيَتَذَبْذَبُ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْاِيْمَانِ، وَالتَّصْدِيْقِ وَالتَّكْذِيْبِ وَالْاِقْرَارِ وَالْاِنْكَارِ مُوَسْوِسًا تَائِهًا، زَائِغًا شَاكًّا لَا مُؤمِنًا مُصَدِّقًا وَلَا جَاحِدًا مُكَذِّبًا.

اسلام کا قدم تسلیم و سپرد کرنے پر ہی جم سکتا ہے، لہٰذا جو شخص اس چیز کے جاننے کے درپے ہو جس سے اسے روکا گیا ہے اور اس کی سمجھ، قناعت نہ کرے سپردگی اور ماننے پر تو وہ محروم ہو جائے گا خالص توحید، دین کی سمجھ اور صحیح ایمان سے۔ بلکہ وہ کفر و ایمان، تصدیق و تکذیب اور اقرار و انکار کے درمیان شک میں ہے۔ اس کی حالت ہمیشہ شک کرنے والے اور وسوسوں میں مبتلا رہنے والے انسان کی سی ہو جاتی ہے، جو ایمان کا نہ اقرار کر رہا ہوتا ہے نہ انکار۔

۴۲) وَلَا يَصِحُّ الْإِيْمَانُ بِالرُّؤْيَةِ لِاَهْلِ دَارِ السَّلَامِ لِمَنِ اعْتَبَرَهَا مِنْهُمْ بِوَهْمٍ اَوْ تَأَوَّلَهَا بِفَهْمٍ اِذَا كَانَ تَأْوِيْلُ الرُّؤْيَةِ وَتَأْوِيْلُ كُلِّ مَعْنًى يُضَافُ اِلَى الرَّبُوْبِيَّةِ بِتَرْكِ التَأْوِيْلِ وَلُزُوْمِ التَّسْلِيْمِ وَعَلَيْهِ دِيْنُ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَرَائِعُ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَنْ لَمْ يَتَوَقَّ النَّفْيَ وَالتَّشْبِيْهَ زَلَّ وَلَمْ يُصِبِ التَّنْزِيْهَ فَاِنَّ رَبَّنَا جَلَّ وَعَلَا مَوْصُوْفٌ بِصِفَاتِ الْوَحْدَانِيَّةِ مَنْعُوْتٌ بِنُعُوْتِ الْفَرْدَانِيَّةِ، لَيْسَ فِيْ مَعْنَاهُ اَحَدٌ مِنَ الْبَرِيَّةِ

جنت والوں کا اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے بارے میں کسی شخص کا اس طرح ایمان لانا جس میں اس نے اپنے وہم کا اعتبار کیا ہو، یا اپنی سمجھ سے تاویل کی ہو صحیح نہیں۔ اس لئے کہ رؤیت کی تاویل اور اسی طرح ہر اس صفت کی تاویل جس کی نسبت ربوبیت کی طرف ہو درست نہیں۔

اور ایسی تاویل کو چھوڑ دیا جائے گا، اور تسلیم کو لازم پکڑ لیا جائے گا، اور اللہ تعالیٰ کی جو مخصوص صفات ہیں ان کو بالکل ویسا ہی مان لینا مسلمانوں کی شان ہے، اور اسی پر مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔

۴۳) تَعَالَى اللّٰهُ عَنِ الْحُدُوْدِ وَالْغَايَاتِ وَالْاَرْكَانِ وَالْاَعْضَاءِ

وَالْأَدْوَاتِ، لَا تَحْوِيْهِ الْجِهَاتُ السِّتُّ كَسَائِرِ الْمُبْتَدَعَاتِ

اللہ عزوجل حدود و قیود اور جسمانی ارکان و اعضاء و آلات سے پاک ہے اور نہ ہی عام اشیاء کی طرح جہاتِ ستہ اس پر حاوی ہیں۔

۴۴) وَالْمِعْرَاجُ حَقٌّ، وَقَدْ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَعُرِجَ بِشَخْصِهٖ فِي الْيَقْظَةِ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ إِلٰى حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْعُلَا، وَأَكْرَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِمَاشَاءَ، فَأَوْحَى إِلٰى عَبْدِهٖ مَاأَوْحَى مَاكَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَأَى.

معراج برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت سیر کرائی اور بیداری کی حالت میں اللہ نے آسمان کی طرف آپ کے جسم اطہر کو اٹھایا پھر بلندیوں پر اللہ تعالیٰ نے جہاں تک چاہا لے جایا گیا اور اپنی چاہت کے مطابق آپ کو عزّت بخشی۔ دنیا و آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہو۔

۴۵) وَالْحَوْضُ الَّذِيْ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ غَيَاثًا لِأُمَّتِهٖ حَقٌّ.

حوضِ کوثر برحق ہے۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزّت بخشی اور اسے اُمت کی پیاس بجھانے کا ذریعہ بنایا۔

۴۶) وَالشَّفَاعَةُالَّتِي ادَّخَرَهَا اللّٰهُ لَهُمْ كَمَا رُوِيَ فِي الْأَخْبَارِ.

اُمّت کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش بھی برحق ہے۔ جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

۴۷) وَالْـمِيْثَاقُ الَّذِي أَخَذَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذُرِّيَتِهٖ حَقٌّ.

آدم علیہ السلام اور اولاد آدم سے اللہ تعالیٰ نے جو میثاق (اقرار) لیا وہ بھی برحق ہے۔

۴۸) وَقَدْ عَلِمَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَا لَمْ يَزَلْ عَدَدَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَعَدَدَ مَنْ يَدْخُلُ النَّارَ جُمْلَةً وَاحِدَةً، فَلَا يُزَادُ فِيْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ.

اللہ تعالیٰ کو ازل سے ان لوگوں کا مکمل علم ہے جو جنت میں جائیں گے اور جو جہنم میں جائیں گے، اس میں کسی کا اضافہ ہوگا اور نہ کمی۔

۴۹) وَكَذٰلِكَ أَفْعَالُهُمْ فِيْمَا عَلِمَ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ يَفْعَلُوْنَهُ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ.

اسی طرح لوگوں کے وہ اعمال بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے جو ان کو

مستقبل میں سرانجام دیتے ہیں۔ ہر آدمی کے لئے وہی کام آسان کیا جاتا ہے، جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

۵۰) **وَالْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِمِ، وَالسَّعِيْدُ مَنْ سَعِدَ بِقَضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ بِقَضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى.**

اعمال کا دارو مدار خاتمہ پر ہے۔ سعادت مند وہ ہے جس کے لئے تقدیر میں سعادت لکھ دی گئی، بدبخت (بدنصیب) وہ ہے جس کی تقدیر میں بدبختی لکھ دی گئی ہو۔

۵۱) **وَاَصْلُ الْقَدْرِ سِرُّ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ لَمْ يَطَّلِعْ عَلٰى ذٰلِكَ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ، وَالتَّعَمُّقُ وَالنَّظْرُ فِي ذٰلِكَ ذَرِيْعَةُ الْخِذْلَانِ، وَسُلَّمُ الْحِرْمَانِ، وَدَرَجَةُ الطُّغْيَانِ، فَالْحَذْرَ كُلَّ الْحَذْرِ مِنْ ذٰلِكَ، نَظْراً اَوْفِكْراً أَوْ وَسْوَسَةً.**

تقدیر کی حقیقت یہ ہے کہ یہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا ایک راز ہے، اس سے نہ تو مقرب فرشتہ آگاہ ہے نہ ہی کوئی نبی مرسل، تقدیر میں غور وفکر نامرادی، محرومی اور سرکشی کا ذریعہ بنتا ہے، مسئلہ تقدیر میں غور کرنے سے نظر، فکر، سوسہ ہر اعتبار سے بچنا چاہے۔

۵۲) فَـاِنَّ الـلّٰه تَعَالٰی طَوَی عِلْمَ الْقَدْرِ عَنْ أَنَامِهِ، وَنَهاهُم عَنْ مَّرامِهِ
كَـمَـا قَـالَ فِیْ كِتَابِهٖ.(لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسَالُوْنَ) فَمَنْ
سَـأَلَ: لِـمَ فَعَلَ؟ فَقَدْرَدَّ حُكْمَ كِتَابِ اللّٰه، وَمَنْ رَدَّ كِتَابَ اللّٰهِ
تَعَالٰی كَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ.

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر کا علم اپنی مخلوق سے سمیٹ لیا اور اس میں
غور وفکر کرنے سے روک دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ (سورۃ الانبیاء۲۳)

وہ جو کام کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جائے گا اور
(جو کام یہ لوگ کرتے ہیں)
اس کے بارے میں ان سے پوچھ ہوگی۔

جس نے یہ اعتراضاً پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے یہ کام کیوں کیا۔ اس نے
قرآن مجید کے حکم کو ٹھکرا دیا اور جس نے قرآن مجید کے حکم کو ٹھکرا دیا وہ
زمرۂ کفار میں شامل ہو گیا۔

۵۳) فَهٰـذَا جُـمْـلَـةُ مَـا يَـحْتَـاجُ اِلَيْهِ مَنْ هُوَ مُنَوَّرٌ قَلْبُهُ مِنْ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ

تَعَالٰی، وَهِیَ دَرَجَةُ الرَّاسِخِیْنَ فِی الْعِلْمِ.

مُنَزَّلُ مِنَ اللّٰہ شریعت کو اعتقاداً اور عملاً ان اولیاء اللہ نے تسلیم کیا جن کے دل منور تھے اور یہ مقام راسخین فی العلم کو نصیب ہوتا ہے۔

۵۴) لِأَنَّ الْعِلْمَ عِلْمَانِ: عِلْمٌ فِی الْخَلْقِ مَوْجُوْدٌ، وَعِلْمٌ فِی الْخَلْقِ مَفْقُوْدٌ، فَاِنْکَارُ الْعِلْمِ الْمَوْجُوْدِ کُفْرٌ، وَادِّعَاءُ الْعِلْمِ الْمَفْقُوْدِ کُفْرٌ وَلَا یَثْبُتُ الْاِیْمَانُ اِلَّا بِقَبُوْلِ الْمَوْجُوْدِ وَتَرْکِ طَلَبِ الْعِلْمِ الْمَفْقُوْدِ

علم دو طرح کا ہے۔ ایک علم مخلوق میں موجود ہے اور دوسرا علم مخلوق میں ناپید ہے۔ موجود علم کا اِنکار اور مفقود علم کا دعویٰ کفر ہے۔ علمِ موجود کے قبول کرنے اور علمِ مفقود کے ترک کرنے سے ایمان میں مضبوطی نصیب ہوتی ہے۔

۵۵) نُؤْمِنُ بِاللَّوْحِ، وَالْقَلَمِ، وَجَمِیْعِ مَا فِیْهِ قَدْ رُقِمَ، فَلَوِ اجْتَمَعَ الْخَلْقُ کُلُّهُمْ عَلٰی شَیْءٍ کَتَبَهُ اللّٰهُ فِیْهِ أَنَّهُ کَائِنٌ لِیَجْعَلُوْهُ غَیْرَ کَائِنٍ لَّمْ یَقْدِرُوْا عَلَیْهِ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا کُلُّهُمْ عَلٰی شَیْءٍ لَّمْ یَکْتُبْهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ لِیَجْعَلُوْهُ کَائِنًا لَمْ یَقْدِرُوْا عَلَیْهِ

ہم لوح و قلم اور اُن تمام چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں جو تقدیر میں لکھ دی

گئی ہیں جس کام کا ہونا اللہ تعالیٰ نے مقدر کردیا ہے وہ بہرصورت ہو کر رہے گا اگر تمام مخلوق مل کر اس کو روکنے کی کوشش کرے وہ اس میں ناکام رہے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کام کے نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے، وہ بالکل نہیں ہوگا۔ اگر تمام مخلوق اسے سرانجام دینا چاہے تو ناکام رہے گی۔

٥٦) جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَا أَخْطَأَ الْعَبْدَ لَمْ يَكُنْ لِّيُصِيْبَهُ، وَمَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ

قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے لکھ دیا گیا ہے اور تقدیر کا فیصلہ مٹ نہیں سکتا۔ بندہ سے ٹلنے والی چیز اُسے پیش نہیں آسکتی، اور جو پیش آنے والی چیز ہے وہ ٹلے گی نہیں۔

٥٧) وَعَلَى الْعَبْدِ أَنْ يَّعْلَمَ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ سَبَقَ عِلْمُه فِى كُلِّ شَيْءٍ كَائِنٌ مِنْ خَلْقِهِ، فَقَدَّرَ ذٰلِكَ تَقْدِيْرًا مُحْكَمًا مُّبْرَمًا، لَيْسَ فِيْهِ نَاقِضٌ وَّلَا مُعَقِّبٌ، وَلَا مُزِيْلُ، وَلَا مُغَيِّرٌ، وَلَا مُحَوِّلٌ، وَلَا زَائِدٌ، وَلَا نَاقِصٌ مِنْ خَلْقِهِ فِي سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِهِ

بندہ کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ اس حقیقت کو اچھی طرح جان لیں کہ جو کچھ کائنات میں ہو رہا ہے وہ پہلے سے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اس

کے متعلق مضبوط مستحکم اور نہ بدلنے والا فیصلہ کر رکھا ہے اس فیصلے کو آسمان
وزمین کی مخلوقات میں سے نہ کوئی توڑ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی رد کر سکتا ہے
اور نہ ہی کوئی اس کے فیصلوں کو ختم کر سکتا ہے اور نہ ہی ان کو بدل سکتا
ہے۔ نہ ان میں کمی کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ان میں اضافے کی طاقت
رکھتا ہے۔

۵۸) وَذٰلِکَ مِنْ عَقْدِ الْاِیْمَانِ وَاُصُوْلِ الْمَعْرِفَةِ وَالْاِعْتِرَافِ
بِتَوْحِیْدِ اللّٰهِ وَرُبُوْبِیَّتِهِ، کَمَا قَالَ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِهِ الْعَزِیْزِ:
"وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِیْراً" وَقَالَ تَعَالٰی: "وَکَانَ أَمْرُ
اللّٰه قَدَراً مَقْدُوْرًا" فَوَیْلٌ لِمَنْ صَارَ لِلّٰه تَعَالٰی فِی الْقَدْرِ
خَصِیْمًا، وَأَحْضَرَ لِلنَّظَرِ فِیْهِ قَلْبًا سَقِیْمًا، لَقَدِ الْتَمَسَ بِوَهْمِهِ
فِیْ فَحْصِ الْغَیْبِ سِرّاً کَتِیْمًا وَعَادَ بِمَا قَالَ فِیْهِ اَفَّاکًا أَثِیْمًا

ان حقائق کو تسلیم کرنا ایمان کی پختگی معرفت کی بنیاد، توحیدِ باری تعالٰی
اور اس کی ربوبیت کا اعتراف ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالٰی نے اپنی کتاب
میں ارشاد فرمایا۔

وَخلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِیْرًا ○

اوراس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھراس کا ایک اندازہ ٹھہرایا۔

وَکَانَ اَمَرَاللّٰهَ قَدَرًا مَقْدُوْرًا ○ (سورۃ الاحزاب، ۳۸)

اورخدا کا حکم مقدّر ہو چکا تھا۔

لہٰذا ہلاکت ہے اس انسان کے لئے جو تقدیر الٰہی کے مسائل میں اللہ سے جھگڑالو بنا اور بیمار دِل کے ساتھ تقدیر کے مسائل میں غور وخوض کرنے لگا۔ وہ اپنے وہم وگمان کے مطابق غیب کے اندر میں چھپے ہوئے راز ہائے خداوندی کو تلاش کرنے لگا اور اس طرح وہ تقدیر کے مسائل کو بیان کرنے میں جھوٹا اور گنہگار ٹھہرا۔

۵۹) وَالْعَرْشُ وَالْكُرْسِیُّ حَقٌّ

عرش الٰہی اور کرسی برحق ہے۔

۶۰) وَهُوَ عَزَّوَجَلَّ مُسْتَغْنٍ عَنِ الْعَرْشِ وَمَا دُوْنَهُ

حق تعالٰی عرش وغیرہ سے بے نیاز ہے۔

۲۱) مُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ وَفَوْقَهُ، وَقَدْ أَعْجَزَ عَنِ الاحَاطَةِ خَلْقَهُ

اللہ تعالیٰ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور سب پر غلبہ اور برتری رکھتا ہے اور اُس نے مخلوق کو اپنے احاطے سے عاجز کر دیا۔

۲۲) وَنَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيْلاً، وَكَلَّمَ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا، اِيْمَانًا وَتَصْدِيْقًا وَتَسْلِيْمًا

پورے ایمان، صدقِ دل اور تسلیم و رضا سے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کی۔

۲۳) نُؤْمِنُ بِالْمَلائِكَةِ وَالنَّبِيّيْنَ، وَالْكُتُبِ الْمُنْزَّلَةِ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. وَنَشْهَدُ اَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ

ہم فرشتوں، انبیاء علیہم السلام اور رسولوں پر نازل کی گئی تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تمام انبیاء علیہ السلام کھلے حق پر تھے۔

۲۴) وَنُسَمِّيْ أَهْلَ قِبْلَتِنَا مُسْلِمِيْنَ مُؤْمِنِيْنَ مَادَامُوْا بِمَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مُعْتَرِفِيْنَ، وَلَهُ بِكُلِّ مَاقَالَ وَأَخْبَر

مُصَدِّقِیْنَ غَیْرَ مُکَذِّبِیْنَ

ہم اہلِ قبلہ کواس صورت میں مسلمان ومومن سمجھتے ہیں جب تک وہ اس دین پر قائم رہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لے کرآئے اور آپ کی تمام باتوں اوراحادیث کو سچے دل سے تسلیم کرتے رہیں۔

٦٥) وَلَا نَخُوْضُ فِی اللّٰهِ، وَلَا نُمَارِیْ فِی دِیْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی

ہم ذات خدا میں سوچ بچار نہیں کرتے اور نہ ہی اللہ کے دین میں جھگڑالو کا کردار ادا کرتے ہیں۔

٦٦) وَلَا نُجَادِلُ فِی الْقُرْآنِ وَنَشْهَدُ أَنَّهُ کَلَامُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ، فَعَلَّمَهُ سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَکَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا یُسَاوِیْهِ شَیْءٌ مِنْ کَلَامِ الْمَخْلُوْقِیْنَ. وَلَا نَقُوْلُ بَخَلْقِهٖ، وَلَا نُخَالِفُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ

ہم قرآن کے ظاہری معانی میں جھگڑا نہیں کرتے بلکہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ سارے عالم کے پروردگار کا کلام ہے۔ جبریل علیہ السلام اسے لے کر نازل ہوئے اور سارے نبیوں کے سردار

صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلام سکھلایا، بلا شبہ یہ کلام الٰہی ہے۔ مخلوق کا کوئی کلام اس کے مساوی نہیں ہوسکتا اور نہ ہی ہم اللہ کے کلام کو مخلوق کہتے ہیں۔ ہم کسی بھی مسئلہ میں مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت نہیں کرتے۔

٦٧) وَلَا نُكَفِّرُ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ بِذَنْبٍ مَّالَمْ يَسْتَحِلَّهُ

جب تک مسلمان کسی گناہ کو عقیدے کے اعتبار سے جائز نہیں سمجھتے، ہم انہیں کافر قرار نہیں دیتے۔

٦٨) وَلَا نَقُوْلُ: لَايَضُرُّ مَعَ الْاِسْلَامِ ذَنْبٌ لِّمَنْ عَمِلَهُ

اور نہ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ گناہ مؤمن کو کوئی نقصان نہیں دیتا۔

٦٩) وَنَرْجُوْ لِلْمُحْسِنِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَيُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهٖ وَلَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ، وَلَا نَشْهَدُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ، وَنَسْتَغْفِرُ لِمُسِيْئِهِمْ، وَنَخَافُ عَلَيْهِمْ وَلَا نُقَنِّطُهُمْ

ہم مومنین میں سے نیک لوگوں کے بارے میں اُمید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دے گا اور انہیں اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ لیکن جنّت میں یقینی داخلے کی ہم گواہی نہیں دیتے۔ ہم گنہگاروں کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ ہمیں ان کے متعلق ڈر ہے لیکن ہم انہیں مایوس نہیں کرتے۔

۷۰) وَالْأَمْنُ وَالْإِيَاسُ يَنْقُلانِ عَنْ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ وَسَبِيْلُ الْحَقِّ بَيْنَهُمَا لِأَهْلِ الْقِبْلَةِ

بے خوفی اور مایوسی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ مسلمانوں کے لئے سیدھا راستہ ان دونوں کے درمیان ہے۔

۷۱) وَلَا يَخْرُجُ الْعَبْدُ مِنَ الْإِيْمَانِ إِلَّا بِجُحُوْدِ مَاأَدْخَلَهُ فِيْهِ

بندۂ مومن ایمان کے دائرہ سے اس وقت تک نکل نہیں سکتا جب تک کے ان باتوں کا انکار نہ کردے جن کی بناء پر ایمان میں داخل ہوا تھا۔

۷۲) وَالْإِيْمَانُ هُوَ الْإِقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَالتَّصْدِيْقُ بِالْجَنَانِ.

ایمان زبان سے کہنے اور دل سے سچا ماننے کا نام ہے۔

۷۳) وَجَمِيْعُ مَا صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الشَّرْعِ وَالْبَيَانِ كُلُّه حَقٌّ.

شریعت میں پائے جانے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکامات برحق ہیں۔

۷۴) وَالْإِيْمَانُ وَاحِدٌ وَأَهْلُهُ فِيْ أَصْلِهِ سَوَاءٌ، وَالتَفَاضُلُ بَيْنَهُمْ بِالتَّقْوٰى وَمُخَالَفَةِ الْهَوٰى وَمُلَازَمَةِ الْاَوْلٰى

ایمان واحد ہے اور تمام مومنین ایمان میں برابر ہیں لیکن ایک دوسرے

پر برتری خوف خدا، اپنی خواہشات پر نہ چلنے خواہشاتِ نفسانی کی مخالفت اور افضل حکم پر پابندی کی بنیاد پر نصیب ہوتی ہے۔

۷۵) وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلُّهُمْ أَوْلِيَاءُ الرَّحْمٰنِ. وَأَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَطْوَعُهُمْ وَأَتْبَعُهُمْ لِلْقُرْآنِ.

تمام ایمان والے اللہ کے ولی ہیں۔ان میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ فرمانبردار اور قرآن مجید کا تابع ہو۔

۷۶) وَالْاِيْمَانُ هُوَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ، وَحُلْوِهٖ وَمُرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى.

ایمان نام ہے سچے دل سے یقین کرنے کا اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اس کی آسمانی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اچھی بری اور موافق ومخالف تقدیر کے ہونے پر۔

۷۷) وَنَحْنُ مُؤْمِنُوْنَ بِذٰلِكَ كُلِّهٖ، لَانُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ، وَنُصَدِّقُهُمْ كُلَّهُمْ عَلٰى مَاجَاؤُوْا بِهٖ

ہم ان تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں ہم رسولوں میں سے کسی میں تفریق

نہیں کرتے اور وہ جو پیغام لائے تھے اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

۷۸) وَأَهْلُ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ النَّارِ لَايَخْلُدُوْنَ، إِذَا مَاتُوْا وَهُمْ مُوَحِّدُوْنَ، وَإِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا تَائِبِيْنَ، بَعْدَ أَنْ لَقُوْا اللّٰهَ عَارِفِيْنَ مُؤْمِنِيْنَ وَهُمْ فِيْ مَشِيْئَتِهٖ وَحُكْمِهٖ، إِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ وَعَفَا عَنْهُمْ بِفَضْلِهٖ، كَمَا ذَكَرَ عَزَّوَجَّلَ فِيْ كِتَابِهٖ: "وَيَغْفِرُمَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ" وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ فِي النَّارِ بِعَدْلِهٖ، ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ مِنْهَا بِرَحْمَتِهٖ، وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَوَلّٰى أَهْلَ مَعْرِفَتِهٖ، وَلَمْ يَجْعَلْهُمْ فِيْ الدَّارَيْنِ كَأَهْلِ نَكِرَتِهٖ، الَّذِيْنَ خَابُوْا مِنْ هِدَايَتِهٖ، وَلَمْ يَنَالُوْا مِنْ وِّلَايَتِهٖ، اَللّٰهُمَّ يَاوَلِيَّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهٖ، ثَبِّتْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى نَلْقَاكَ بِهٖ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کبیرہ گناہ کے ارتکاب کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔ لیکن وہ اس میں ہمیشہ نہیں رہیں گے، بشرطیکہ موت کے وقت توحید کے قائل ہوں اگر چہ کبیرہ گناہوں سے توبہ نہ کی ہو لیکن اللہ سے جب ملے ہوں تو عارف اور مومن ہونے کی حالت میں ملے ہوں ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور حکم کے تحت

ہوں گے، اگر وہ چاہے تو ان کو بخش دے اور انہیں اپنے فضل وکرم سے معاف کر دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تذکرہ فرمایا: ''(شرک) کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کر دے'' اور اگر وہ چاہے تو انہیں جہنم میں اپنے عدل وانصاف کے مطابق سزا دے، پھر انہیں اس سے اپنی رحمت اور اپنے فرمانبردار بندوں کی سفارش کی بناء پر نکال دے اور انہیں جنت میں داخل کر دے۔ یہ اس لئے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو دوست بنایا ہے۔ اور انہیں دنیا وآخرت میں منکرین کے برابر قرار نہیں دیا جو ہدایت الٰہی سے محروم رہے اور اس کی دوستی کو نہ پا سکے۔ اے اللہ! اے اسلام اور اہل اسلام کے دوست! ہمیں اسلام پر ثابت قدم رکھ حتیٰ کہ تجھ سے اسی حالت میں آملیں۔

٧٩) وَنَرَى الصَّلَاةَ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ مِّنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ، وَعَلَى مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ

ہم اہلِ قبلہ (یعنی مسلمانوں) میں سے ہر نیک وگناہ گار امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو درست سمجھتے ہیں اور اسی طرح ہر نیک وگناہ گار کی نماز جنازہ پڑھنا شرعاً جائز سمجھتے ہیں۔

٨٠) وَلَا نُنْزِلُ أَحَدًا مِنْهُمْ جَنَّةً وَّلَانَارًا، وَلَا نَشْهَدُ عَلَيْهِمْ بِالْكُفْرِ

وَلا بِشِرْکٍ وَلا بِنِفَاقٍ، مَالَمْ يَظْهَرْ مِنْهُمْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِکَ، وَنَذَرُ سَرَائِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

ہم کسی فرد کو جنّتی یا جہنمی قرار نہیں دیتے اور نہ ہی کسی پر کفر، شرک یا نفاق کا فتویٰ لگاتے ہیں تاوقتیکہ ان چیزوں کا اس سے ظہور نہ ہو جائے۔ ہم ان کی پوشیدہ باتوں (چھپی ہوئی) کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔

۸۱) وَلانَرَى السَّيْفَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ السَّيْفُ

ہم اُمتِ محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی فرد پر تلوار چلانا جائز نہیں سمجھتے۔ مگر جس پر تلوار کا چلنا واجب ہو جائے۔

۸۲) وَلانَرَى الْخُرُوْجَ عَلَى اَئِمَّتِنَا وَ وُلَاةِ اُمُوْرِنَا، وَاِنْ جَارُوْا، وَلانَدْعُوْ عَلَيْهِمْ، وَلانَنْزِعُ يَدًا مِّنْ طَاعَتِهِمْ، وَنَرَى طَاعَتَهُمْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَرِيْضَةً، مَالَمْ يَاْمُرُوْا بِمَعْصِيَةٍ، وَنَدْعُوْ لَهُمْ بِالصَّلَاحِ وَالْمُعَافَاةِ

ہم مسلمانِ حکمرانوں کے خلاف بغاوت کو جائز نہیں سمجھتے اگر چہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہوں اور نہ ہی ہم انہیں بددعا دیتے ہیں اور نہ ہی ان کی اطاعت

سے اپنا ہاتھ کھینچتے ہیں جب تک وہ کسی گناہ کا حکم نہ دیں۔ ہم ان کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت اور فرض سمجھتے ہیں۔ اور ہم ان کے لئے بہتری اور عافیت کی دعا کرتے ہیں۔

۸۳) وَنَتَّبِعُ السُّنَّةَ وَالْجَمَاعَةَ، وَنَجْتَنِبُ الشُّذُوْذَ وَالْخِلَافَ وَالْفُرْقَةَ

ہم سُنّت اور جماعت کی پیروی کرتے ہیں اور مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی، مخالفت اور افتراق سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔

۸۴) وَنُحِبُّ اَهْلَ الْعَدْلِ وَالْاَمَانَةِ، وَنُبْغِضُ اَهْلَ الْجَوْرِ وَالْخِيَانَةِ

ہم اہلِ عدل و امانت سے محبت کرتے ہیں، ظالموں اور خیانت کا ارتکاب کرنے والوں سے نفرت کرتے ہیں۔

۸۵) وَنَقُوْلُ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، فِيْمَا اشْتَبَهَ عَلَيْنَا عِلْمُهُ

اگر کسی چیز کے بارے میں ہمیں شک وشبہ ہو جائے تو ہم اس مقام پر اللہ اعلم (اللہ بہتر جانتا ہے) کہتے ہیں۔

۸۶) وَنَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِيْ السَّفَرِ وَالْحَضَرِ، كَمَا جَاءَ فِيْ الْأَثَرِ

تعلیمات کے مطابق سفر وحضر میں ہم موزوں پر مسح جائز سمجھتے ہیں۔

۸۷) وَالْحَجُّ وَالْجِهَادُ فَرْضَانِ مَاضِيَانِ مَعَ أُوْلِى الْأَمْرِ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ بَرِّهِمْ وَفَاجِرِهِمْ لَا يُبْطِلُهُمَا شَيْءٌ وَلَا يَنْقُضُهُمَا

مسلمانوں میں سے نیک و بد حکمرانوں کے ساتھ حج اور جہاد قیامت تک جاری رہیں گے ان کو کوئی چیز نہ تو ختم کرسکتی ہے اور نہ توڑ سکتی ہے۔

۸۸) وَنُؤْمِنُ بِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَهُمْ عَلَيْنَا حَافِظِيْنَ

ہم کراماً کاتبین پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ بے شک ان کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا محافظ بنایا ہے۔

۸۹) وَنُؤْمِنُ بِمَلَكِ الْمَوْتِ الْمُوَكَّلِ بِقَبْضِ أَرْوَاحِ الْعَالَمِيْنَ

ہم ملک الموت پر بھی ایمان رکھتے جسے اللہ تعالیٰ نے روحیں قبض کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے۔

۹۰) وَبِعَذَابِ الْقَبْرِ لِمَنْ كَانَ لَهُ أَهْلًا، وَسُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فِيْ قَبْرِهٖ عَنْ رَّبِّهٖ وَدِيْنِهٖ وَنَبِيِّهٖ عَلٰى مَا جَاءَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ

اللّٰہِ عَلَیْھِمْ

ہم عذاب قبر پر بھی یقین رکھتے ہیں یعنی اس شخص کو عذاب ہوگا جو اس کا مستحق ہو جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہے۔ ہم قبر میں منکر ونکیر کے سوالات کو بھی برحق مانتے ہیں جو اللہ عزوجل، دین اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کریں گے۔

۹۱) وَالْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النِّيْرَانِ

قبر جنت کے گلستانوں میں سے ایک گلستان ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

۹۲) وَنُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ وَجَزَاءِ الْأَعْمَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْعَرْضِ وَالْحِسَابِ وَقِرَاءَةِ الْكِتَابِ وَالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ وَالصِّرَاطِ وَالْمِيْزَانِ

ہم موت کے بعد دوبارہ اُٹھائے جانے، قیامت کے روز اعمال کی جزاء، حساب وکتاب، اعمال نامے کی قراءت، ثواب وعقاب، پل صراط اور میزان جیسے حقائق پر ایمان رکھتے ہیں۔

۹۳) وَالْـجَنَّةُ وَالنَّارُ مَخْلُوْقَتَانِ لَا تَفْنَيَانِ وَلَا تَبِيْدَانِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَـلَـقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَبْلَ الْخَلْقِ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا فَمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ اِلَـى الْـجَـنَّـةِ أَدْخَـلَهُ فَضْلًا مِنْهُ وَمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ اِلَى النَّارِ أَدْخَلَهُ عَدْلًا مِنْهُ وَكُلٌّ يَّعْمَلُ لِمَا قَدْ فَرَغَ لَهُ وَصَائِرٌ اِلَى مَا خُلِقَ لَهُ

جنت اور دوزخ اللہ کی مخلوق ہیں جو کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو دوسری مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے بنایا اور ان دونوں کے لئے اہل بھی پیدا کیا۔ ان میں سے جسے چاہے گا اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل کر دے گا اور جسے چاہے گا اپنے عدل و انصاف کے ساتھ جہنم رسید کر دے گا۔ ہر انسان وہی کام سرانجام دیتا ہے جس کے لئے وہ فارغ ہوگا اور ہر شخص اسی طرف لوٹنے والا ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا۔

۹۴) وَالْخَيْرُ وَالشَّرُّ مُقَدَّرَانِ عَلَى الْعِبَادِ

خیر و شر کا بندوں کیلئے فیصلہ کر دیا گیا۔

۹۵) وَالْاِسْتِطَاعَةُ الَّتِيْ يَجِبُ بِهَا الْفِعْلُ مِنْ نَحْوِ التَّوْفِيْقِ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُّوْصَفَ الْمَخْلُوْقُ بِهٖ فَهِيَ مَعَ الْفِعْلِ، وَأَمَّا

اَلِاسْتِطَاعَةُ مِنَ الصِّحَّةِ وَالْوُسْعِ وَالتَّمَكُّنِ وَسَلَامَةِ الْآلَاتِ فَهِيَ قَبْلَ الْفِعْلِ وَبِهَا يَتَعَلَّقُ الْخِطَابُ وَهُوَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ''لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا''

وہ استطاعت جس سے عمل واجب ہو جاتا ہے جیسے توفیق ہے جس سے کوئی مخلوق متصف نہیں ہو سکتی وہ عمل کے ساتھ ساتھ ہے۔ اور وہ استطاعت جو صحت، وسعت، قدرت اور موافق اسباب کی صورت میں مہیا ہوتی ہے اس کا وجود عمل سے پہلے ہوتا ہے۔ خطاب اسی استطاعت سے متعلق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا''۔

۹۶) وَأَفعَالُ الْعِبَادِ هِيَ بِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكَسْبٍ مِنَ الْعِبَادِ

بندگان خدا کے افعال اللہ کی مخلوق اور بندوں کا کسب ہیں۔

۹۷) وَلَمْ يُكَلِّفْهُمُ اللّٰهُ تعَالٰى اِلَّا مَا يُطِيْقُوْنَ، وَلَا يُطِيْقُوْنَ اِلَّا مَا كَلَّفَهُمْ وَهُوَ تَفْسِيْرُ: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' نَقُوْلُ: لَا حِيْلَةَ لِاَحَدٍ، وَلَا حَرَكَةَ لِأَحَدٍ، وَلَا تَحَوُّلَ لِأَحَدٍ عَنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِمَعُوْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا قُوَّةَ لِأَحَدٍ عَلٰى اِقَامَةِ طَاعَةِ اللّٰهِ

وَالثَّبَاتِ عَلَيْهِمَا اِلَّا بِتَوْفِيْقِ اللّٰه

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو انہیں کاموں کا حکم دیا ہے جن کی وہ طاقت رکھتے ہیں۔ وہ صرف اسی بات کی طاقت رکھتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا ہے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کا مفہوم بھی یہی ہے۔ ہم یہ اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کائنات میں کسی کا کوئی بس نہیں چلتا۔ نہ کوئی چیز اس کے حکم کے بغیر حرکت کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ کوئی اس کی نافرمانی سے بچ سکتا ہے اور نہ ہی اس کی توفیق کے بغیر اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چل سکتا ہے۔

۹۸) وكُلُّ شَيْءٍ يَجْرِيْ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمِهِ وَقَضَائِهِ وَقَدَرِهِ، غَلَبَتْ مَشِيْئَتُهُ الْمَشِيْئَاتِ كُلَّهَا، وَغَلَبَ قَضَاؤُهُ الْحِيَلَ كُلَّهَا، يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ أَبَداً. تَقَدَّسَ عَنْ كُلِّ سُوْءٍ وَحِيْنٍ وَتَنَزَّهَ عَنْ كُلِّ عَيْبٍ وَشَيْنٍ، لَايُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُوْنَ

۹۸) کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی منشا، اس کے علم اور قضاء وقدرت سے جاری وساری ہے۔ اس کی مشیت تمام مشیتوں پر غالب ہے اور اس کا

فیصلہ تمام حیلوں پر غالب ہے۔ جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ ذات کسی پر ظلم نہیں کرتی وہ ہر قسم کی برائی اور ہلاکت سے پاک اور ہر قسم کے عیب اور ناگوار چیز سے منزہ ہے۔ ''وہ جو کام کرتا ہے اس کی پرسش نہیں ہوگی اور (جو یہ لوگ کرتے ہیں) ان کی پرسش ہوگی''۔ (الانبیاء، ۲۳)

۹۹) وَفِيْ دُعَاءِ الْأَحْيَاءِ وَصَدَقَاتِهِمْ مَنْفَعَةٌ لِّلْاَمْوَاتِ

زندوں کا دعا کرنا اور صدقہ وخیرات کرنا مردوں کے لئے نفع بخش ہے۔

۱۰۰) وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَسْتَجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَيَقْضِيْ الْحَاجَاتِ

اللہ تعالٰی دعاؤں کو قبول اور حاجات کو پورا کرتا ہے۔

۱۰۱) وَيَمْلِكُ كُلَّ شَيْءٍ، وَلَا يَمْلِكُهُ شَيْءٌ، وَلَاغِنِيٌّ عَنِ اللّٰهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَمَنِ اسْتَغْنَى عَنِ اللّٰهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ فَقَدْ كَفَرَ وَصَارَ مِنْ اَهْلِ الْحِيْنِ

اللہ تعالٰی ہر چیز کا مالک ہے اس کا کوئی مالک نہیں۔ اللہ تعالٰی سے ایک لحظہ بھی کوئی بے نیاز نہیں ہوسکتا، اور جو شخص لحظہ بھر بھی اللہ تعالٰی سے بے نیاز ہوگیا تو اس نے کفر کا ارتکاب کیا اور وہ ہلاکت زدہ لوگوں میں شمار ہوگیا۔

۱۰۲) وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَغْضَبُ وَیَرْضَی لَا کَأَحَدٍ مِّنَ الْوَرٰی.

اللہ تعالیٰ ناراض بھی ہوتا ہے اور خوش بھی لیکن اس کی ناراضی اور خوشی مخلوق جیسی نہیں ہوتی۔

۱۰۳) وَنُحِبُّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، وَلَا نُفَرِّطُ فِي حُبِّ أَحَدٍ مِّنْهُمْ، وَلَانَتَبَرَّأُ مِنْ أَحَدٍمِّنْهُمْ، وَنُبْغِضُ مَنْ يُّبْغِضُهُمْ، وَبِغَيْرِ الْخَيْرِ يَذْكُرُهُمْ وَلَانَذْكُرُهُمْ، اِلَّا بِخَيْرٍ وَنَرَى حُبَّهُمْ دِيْناً وَاِيْمَاناً وَاِحْسَاناً، وَبُغْضُهُمْ كُفْراً وَشِقَاقاً وَنِفَاقاً وَطُغْيَاناً.

ہم اصحاب رسول علیہ السلام سے محبت کرتے ہیں اور ہم ان میں سے کسی کی محبت میں اس کے حق سے زیادہ نہیں بڑھتے۔ اور نہ ہی ان میں سے کسی سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم اُس سے بغض رکھتے ہیں، جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بغض رکھتا ہے۔ ہم اس سے بھی بغض رکھتے ہیں جو ان کا اچھے انداز میں نام نہیں لیتا۔ ہم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تذکرہ انتہائی محبت بھرے انداز سے کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت دین، ایمان اور احسان کی علامت ہے اور ان سے بغض کفر، نفاق اور سرکشی ہے۔

۱۰۴) وَنُثْبِتُ الْخِلَافَةَ بَعْدَ النَّبِيِ ﷺ أَوَّلًا لِأَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، تَفْضِيْلًا لَهٗ وَتَقْدِيْماً عَلٰى جَمِيْعِ الْأُمَّةِ ثُمَّ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ لِعَلِيّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰه عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ، وَهُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ وَالْأَئِمَةُ الْمَهْدِيُّوْنَ الَّذِيْنَ قَضَوْا بِالْحَقِّ وَكَانُوْا بِهِ يَعْدِلُوْنَ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خلیفہ مانتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ اُمّت میں افضل ترین ہستی تھے۔ ان کے بعد درجہ بدرجہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دوسرا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کو تیسرا اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو چوتھا خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ یہ خلفائے راشدین ہیں اور ہدایت یافتہ اُمّت کے امام ہیں۔

۱۰۵) وَإِنَّ الْعَشَرَةَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبَشَّرَهُمْ بِالْجَنَّةِ نَشْهَدُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ عَلٰى مَا شَهِدَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ وَهُمْ: أَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ،

وَالــزّبَيْــرُ، وَسَــعْــدٌ، وَسَــعِيْــدٌ، وَعَبْــدُالــرَّحْــمٰــنِ بِــنُ عَــوْفٍ، وَأَبُــوْ عُبَيْــدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَهُوَ أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ

وہ دس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لیا اور انہیں جنّت کی خوشخبری دی۔ ہم ان کے جنتی ہونے کی گواہی اس بناء پر دیتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی گواہی دی۔ آپ کا فرمان برحق ہے۔ اور وہ دس صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ ہیں۔

۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴) حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۶) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۷) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۸) حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۹) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۰) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو اس اُمت کے امین ہونے کا لقب بھی دیا گیا۔

۱۰۶) وَمَنْ أَحْسَنَ الْقَوْلَ فِيْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَاتِهِ فَقَدْ بَرِیءَ مِنَ النِّفَاقِ

جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اورآپ کی پاکیزہ اولاد کے متعلق اچھا تذکرہ کیا اس نے اپنے آپ کو نفاق سے بری کرلیا۔

۱۰۷) وَعُلَمَاءُ السَّلْفِ مِنَ الصَّالِحِيْنَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ وَالْأَثَرِ، وَأَهْلِ الْفِقْهِ وَالنَّظَرِ، لا يُذْكَرُوْنَ اِلَّا بِالْجَمِيْلِ، وَمَنْ ذَكَرَهُمْ بِسُوْءٍ فَهُوَ عَلَى غَيْرِ السَّبِيْلِ

گذشتہ علمائے سلف اور بعد میں آنے والے ان کے پیروکار جو بلاشبہ خیر و بھلائی کے خوگر اور فقہ ونظر کے حامل تھے ان کا تذکرہ بھی اچھائی کے ساتھ ہی ہونا چاہئے، جس نے انہیں بُرے انداز میں یاد کیا وہ یقیناً راہِ راست پر نہیں ہے۔

۱۰۸) وَلَا نُفَضِّلُ أَحَدًا مِّنَ الْأَوْلِيَاءِ عَلٰی أَحَدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، وَنَقُوْلُ: نَبِيٌّ وَاحِدٌ أَفْضَلُ مِنْ جَمِيْعِ الْأَوْلِيَاءِ

ہم کسی ولی کو کسی نبی پر فضیلت نہیں دیتے، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ایک نبی تمام اولیاء سے افضل ہے۔

۱۰۹) وَنُؤْمِنُ بِمَا جَاءَ مِنْ كَرَامَاتِهِمْ، وَصَحَّ عَنِ الثِّقَاتِ مِنْ رِوَايَتِهِمْ

ہم اولیاء کرام کی کرامات کو مانتے ہیں اور ان کی روایت کو بھی مانتے ہیں جو ثقات سے ثابت ہیں۔

۱۱۰) وَنُؤْمِنُ بِأَشْرَاطِ السَّاعَةِ مِنْهَا: خُرُوْجُ الدَّجَّالِ، وَنُزُوْلُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَاءِ، وَنُؤْمِنُ بِطُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوْجُ دَابَّةِ الْأَرْضِ مِنْ مَوْضِعِهَا

ہم علامات قیامت پر یقین رکھتے ہیں۔ مثلاً دجال کا خروج، عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا آسمان سے نازل ہونا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دابۃ الارض کا اپنی جگہ سے نکلنا۔

۱۱۱) وَلَا نُصَدِّقُ كَاهِنًا وَلَا عَرَّافًا وَلَا مَنْ يَدَّعِي شَيْئًا يُخَالِفُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَاجْمَاعَ الْأُمَّةِ

ہم کسی نجومی کو سچا نہیں سمجھتے اور نہ ہی اسے سچا مانتے ہیں جو کتاب وسنت اور اجماع کے خلاف کوئی دعویٰ کرے۔

۱۱۲) وَنَرَى الْجَمَاعَةَ حَقًّا وَصَوَابًا، وَالْفُرْقَةَ زَيْغًا وَعَذَابًا

ہم ''جماعت'' کو حق اور درست سمجھتے ہیں اور فرقہ بندی کو کج روی اور عذاب گردانتے ہیں۔

۱۱۳) وَدِيْنُ اللّٰهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَاحِدٌ وَهُوَ دِيْنُ الْإِسْلَامِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ''اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامَ'' وَقَالَ تَعَالٰى : ''وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا''.

اللہ کا دین ارض وسماء میں صرف ایک ہی ہے اور وہ دین اسلام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بلاشبہ دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے'' اور فرمایا: ''اور میں نے اسلام کو تمہارے لئے بطور دین پسند کرلیا''۔

۱۱۴) وَهُوَ بَيْنَ الْغُلُوِّ وَالتَّقْصِيْرِ، وَبَيْنَ التَّشْبِيْهِ وَالتَّعْطِيْلِ، وَبَيْنَ الْجَبْرِ وَالْقَدْرِ، وَبَيْنَ الْأَمْنِ وَالْاِيَاسِ

یہ دین افراط وتفریط، تشبیہ وتعطیل، جبر وقدر اور بے خوفی و نا اُمیدی کے مابین ہے۔

۱۱۵) فَهٰذَا دِيْنُنَا وَاعْتِقَادُنَا ظَاهِرًا وَبَاطِنًا، وَنَحْنُ بُرَآءُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ كُلِّ مَنْ خَالَفَ الَّذِىْ ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا

وَنَسْئَالُ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يُثْبِتَنَا عَلَيْهِ وَيَخْتِمَ لَنَا بِهِ، وَيَعْصِمُنَا مِنَ الْأَهْوَاءِ الْمُخْتَلِفَةِ، وَالْاٰرَاءِ الْمُتَفَرِّقَةِ، وَالْمَذَاهِبِ الرَّدِيَّةِ، كَالْمُشَبِّهَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ، وَالْجَبْرِيَّةِ، وَالْقَدَرِيَةِ وَغَيْرِهِمْ مِمَّنْ خَالَفَ السُّنَّةَ وَالْجَمَاعَةَ، وَاتَّبَعَ الْبِدَعَةَ وَالضَّلَالَةَ، وَنَحْنُ مِنْهُمْ بُرَاءٌ وَهُمْ عِنْدَنَا ضَلَالٌ وَأَرْدِيَاءٌ وَبِاللّٰهِ الْعِصْمَةُ وَالتَّوْفِيْقُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَيْهِ الْمَرَاجِعُ وَالْمَآبُ

یہ ہمارا دین ہے اور ظاہر و باطن میں یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ ہم ہر اس انسان سے بری ہیں جس نے ان باتوں کی مخالفت کی، جن کا ہم نے اس کتاب میں تذکرہ کیا۔ اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ ہم کو ایمان پر ثابت قدم رکھ اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرما اور ہم کو مختلف خواہشات سے بچا اور مختلف مشوروں سے بچا اور خراب مذاہب سے بچا جیسے مشبہہ اور معتزلہ اور جہمیہ وغیرہ اور ان کے علاوہ ان لوگوں میں سے جنہوں نے سنت اور جماعت کی مخالفت کی اور گمراہی کے دوست بن گئے اور ہم

ان سے بری ہیں اور وہ ہمارے نزدیک گمراہ اور گھٹیا ہے اللہ ہی کے ساتھ عصمت اور توفیق ہے اور اللہ رحمت و درود نازل فرمائے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی آل پر اور ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اور سلامتی نازل فرمائے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔

هر طالبِ علم کے لئے ایک بہترین کتاب

مُطالعہ کی اہمیّت

"اِن شاءَ اللہ اس کتاب کو پڑھ کر اساتذہ وطلباء کو مُطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔ بندہ عُلماءِ کرام وطالبانِ علم سے خصُوصی درخواست کرتا ہے کہ اِس کتاب کا مُطالعہ ایک بار ضرور کریں، اگرچہ کتاب اِس کی مُستحق ہے کہ اس کا مُطالعہ بار بار کیا جائے۔" (حضرت مفتی نظام الدّین شامزی شہید رحمہُ اللہ تعالیٰ)

تألیف

مولانا مُحمّد رُوح اللہ نقشبندی غفوری

فاضلِ جامعۃ علوم اسلامیہ علّامہ بنوری ٹاؤن

دارُالھُدیٰ

طلباء وطالبات کیلئے ایک بہترین تحفہ

ایک طالبِ علم کن صفات کو اپنا کر علم میں پختگی، عمل میں مضبوطی، اخلاق میں درستگی پیدا کر کے کامیاب طالبِ علم بن سکتا ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں انہی سنہری اصولوں کو آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے، خصوصاً طالبِ علم سے متعلق آداب کی اہمیت تفصیل سے بیان کی گئی ہے، نیز علم سے متعلق اکابر کے واقعات وارشادات کو بھی دلچسپ ودلنشین انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔

پسند فرمودہ

خلیفۂ مجاز حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت سید حشمت علی صاحب مدظلہم

تقریظ

حضرت مولانا امداد اللہ صاحب مدظلہم

استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مؤلف

روح اللہ نقشبندی صاحب

ترتیب

عبدالعزیز / محمد زبیر

فاضلان جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

دار الہدیٰ

حیاتِ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوداؤد سجستانی رحمہ اللہ

کے مکمل حالات زندگی، تصانیف کا تذکرہ، ''سنن ابی داؤد'' کا تفصیلی تعارف اور اس کی تمام شروح و متعلقات کا مفصل جائزہ سلیس اور دلنشین اسلوبِ بیان میں

مرتب

حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالنپوری

استاذ دارالعلوم دیوبند

ناشر

حیات امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ

کے تفصیلی حالاتِ زندگی، ناقدین پر رد، تصانیف کا تذکرہ، ان کے حکیمانہ اصول، نظرِ طحاوی کو توضیح، آپ کی خاص اصطلاحات، طبقاتِ فقہاء اور ان میں امام صاحب کا رتبہ، شرح معانی الآثار کا تفصیلی تعارف اور اس کی تمام شروح و متعلقات کا مفصل جائزہ سلیس اور زندہ اسلوب میں

تالیف

حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالنپوری
استاذ دار العلوم دیوبند

ناشر

دار الہدیٰ